(قسط ۲۸) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۱۹۷۸ـ۷۹ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں----- (مرتب)

بلدیہ ٹاؤن میں مولانا حسین احمد حقانی کے ہاں جمعہ کا خطاب

۱۹ رجنوری ۷۸ء: جمعہ کا دن تھا، مولانا حسین احمد صاحب حقانی (جو دارالعلوم کے نہایت سرگرم اور مخلص فضلاء میں سے ہیں جو دینی سیاسی و ملی سرگرمیوں میں پیش پیش رہتے ہیں اور مستقل طور پر حضرت کی خدمت میں حاضر رہے) کی دعوت پر میں نے جمعہ کی نماز بلدیہ ٹاؤن سوات کالونی کی مسجد رحمانی میں پڑھائی اور گھنٹہ سوگھنٹہ خطاب ہوا۔

قاضی حسین احمد کی آمد اور اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں اکھٹے کام کا آغاز

۲۹ راگست ۱۹۷۸ء: جنرل سیکرٹری جماعت اسلامی قاضی حسین احمد صاحب تشریف لائے دفتر الحق میں احقر سے تحریک اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں بات چیت کی۔ دوسرے دن ۳۰ راگست کو قاضی صاحب موصوف اور احقر نے جامع مسجد دارالعلوم میں بعد از نماز عصر طلبہ و اساتذہ سے تحریک کے سلسلہ میں خطاب

کیا اس موقع پر اتفاق سے قاری سعید الرحمٰن صاحب راولپنڈی اور مولانا محمد یوسف بنوری مرحوم کے فرزند مولانا محمد بنوری (کراچی) بھی تشریف لائے تھے۔

وفاقی وزیر اطلاعات اور وزیر صحت کی دارالعلوم شیخ الحدیث کی زیارت کیلئے آمد

۱۴ر اکتوبر: وفاقی وزیر اطلاعات جناب محمود اعظم فاروقی صاحب بعد از مغرب تشریف لائے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے گھر پر ملاقات کی اور کچھ دیر تک ان کے ساتھ رہے۔

۱۷ر اکتوبر: احقر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی عیادت کیلئے راولپنڈی گیا اور دو دن ان کے ساتھ رہا۔

۱۰/۱۱ر اکتوبر: وفاقی وزیر صحت جناب میر صبح صادق کھوسو صاحب حضرت شیخ الحدیث کی زیارت کیلئے دارالعلوم تشریف لائے۔ دفتر الحق میں ان کو ضیافت دی گئی۔ گھنٹہ بھر حضرت کے ساتھ رہے اس کے بعد دارالحدیث میں طلبہ اور اساتذہ کے اجتماع سے مختصر خطاب فرمایا اور قومی حکومت کے عزائم اسلام پر روشنی ڈالی اس سے قبل احقر نے وزیر موصوف کا خیر مقدم کیا اور اس اہم منصب کیلئے مولانا مفتی محمود صاحب کے حسن انتخاب کو خراج تحسین پیش کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام دارالعلوم کی طرف سے مولوی عنایت اللہ ڈیروی متعلم دارالعلوم نے موصوف کو سپاسنامہ پیش کیا بعد میں وزیر صحت کو میں نے اکوڑہ خٹک، نوشہرہ کلاں اور پیر پیائی کے ہسپتالوں کا بھی معائنہ کرایا۔

پشاور یونیورسٹی کی طرف سے حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری

۲۱ر اکتوبر ۱۹۷۸ء مطابق ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ کا دن متعلقین دارالعلوم حقانیہ کے لئے خصوصاً اور ملک کے دینی حلقوں کے لئے عموماً خوشی اور اعزاز و افتخار کا دن رہے گا کہ آج پاکستان کے ممتاز ترین تعلیمی مرکز پشاور یونیورسٹی نے دارالعلوم حقانیہ کے بانی و مہتمم حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی خدمت میں ان کے شاندار تعلیمی خدمات اور امتیازی کارناموں کے اعتراف کے طور پر ڈاکٹریٹ کی ممتاز ڈگری پیش کی۔ پشاور یونیورسٹی پچھلے سال ڈیڑھ سال سے یہ فیصلہ کر چکی تھی۔ مگر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اپنی طبعی افتاد کی بناء پر یونیورسٹی کی اس خواہش کو ٹالتے رہے مگر اس دفعہ اصرار کی بناء پر آمادہ ہو گئے۔ یہ تقریب یونیورسٹی کے وسیع اور شاندار کانوکیشن ہال میں منعقد ہوئی جو یونیورسٹی کے طلباء وطلبات، ممتاز دانشوروں، سکالروں پروفیسروں اور حکومت کے اہم شعبوں کے سربراہوں اور معزز مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ تقریب کے صدارت صوبائی گورنر لیفٹیننٹ جنرل فضل حق صاحب نے کی جو یونیورسٹی کے چانسلر بھی ہیں۔ رواج کے مطابق حضرت شیخ الحدیث کو گورنر اور سنڈیکیٹ کے ممبران کے ساتھ جلوس کی شکل میں ڈائس پر لانا تھا مگر آپ کی ضعف وعلالت کی بناء پر پہلے ہی سے آپ کو ڈائس پر بٹھا دیا گیا۔ اس موقع پر

حضرت شیخ الحدیث کے علاوہ ایک نامور جرمن مستشرق خاتون ڈاکٹر اینی میری شمل کو بھی ڈگری دی گئی جنہیں مشرقی علوم بالخصوص مولانا رومی اور اقبالیات پر دسترس حاصل ہے۔ڈگری دینے سے قبل پشاور یونیورسٹی کے علم دوست وائس چانسلر اسمٰعیل سیٹھی صاحب نے حضرت شیخ الحدیث کے مختصر مطبوعہ سوانح اور خدمات سے انگریزی میں روشناس کیا اور کہا کہ

> "مولانا عبدالحق حقانی نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر اپنے بزرگوں سے حاصل کی۔ اسکے علاوہ موصوف نے مجاہد حاجی صاحب ترنگ زئی سے بھی فیض حاصل کیا۔درس نظامی کی سند دارالعلوم دیوبند سے حاصل کی۔پھر بطور مدرس اپنے مستقبل کا آغاز دیوبند سے کیا اور ہزاروں طالب علموں نے وہاں مولانا سے فیض حاصل کیا۔مولانا صاحب نے ۱۹۴۷ء میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی بنیاد رکھی انہوں نے بہت سے اسلامی کتابیں لکھی۔مولانا صاحب سوشل ریفارمر (سماجی مصلح) کی حیثیت سے بھی بہت خوب پہچانے جاتے ہیں مولانا صاحب کی خدمات میں اسلام کی تدوین وترویج معاشرے کی اصلاح اور تعلیمی ترقی بہت نمایاں ہیں۔مولانا عبدالحق صاحب کی ان کونا گون نا قابل فراموش خدمات کو دیکھتے ہوئے سنڈیکیٹ آف پشاور یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مولانا صاحب DOCTOR OF DIVINTY (ڈاکٹر الٰہیات) ڈگری پانے کے مستحق شخصیت ہیں"

اس کے بعد صوبائی گورنر لفٹیننٹ جنرل فضل حق صاحب نے مختصر الفاظ میں مولانا عبدالحق صاحب کو خراج تحسین پیش کیا اور مصافحہ کے بعد مولانا کو چاندی کے منقش کیس میں ڈگری پیش کی اور ہال حاضرین کے زبردست تالیوں سے کافی دیر تک گونجتا رہا۔اس کے بعد منتظمین کی خواہش پر مولانا مدظلہ نے حسب ذیل مختصر تقریر فرمائی اور دعائیہ کلمات کے بعد گورنر صاحب نے تقریب کے اختتام کا اعلان کیا حضرت شیخ الحدیث کا مختصر خطاب کچھ یوں تھا۔

کلمات تشکر (تقریر)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔محترم بزرگو! میرے پاس الفاظ نہیں کہ چانسلر صاحب وائس چانسلر صاحب،سنڈیکیٹ کے ممبران،اساتذہ،طلبہ اور سب حاضرین کا شکریہ ادا کرسکوں کہ مجھ جیسے ادنیٰ ترین طالب علم کو ایسے اونچی جگہ پر جہاں علماء اور طلباء کا اجتماع ہے اور جو پاکستان کے ممتاز اور عظیم تعلیمی یونیورسٹی ہے حاضر ہونے کا موقع دیا اور ایسے اعزاز سے نوازا۔حضرات! یہ علم کا مرکز ہے ہم اور آپ سب طالب علم ہیں اور علم کو اللہ تعالیٰ نے بڑی فضیلت دی ہے ہم سب کے دادا حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تو علم کی وجہ سے،وہ اپنے وقت کے سائنس کے بھی عالم تھے وعلم آدم الاسماء

کلہا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو حقائق اور خواص اشیاء کا علم دیا۔ سائنس بھی حقیقتوں کا موجد نہیں ہے مظہر ہے۔ مخفی چیزوں سے پردہ ہٹانا اس کا کام ہے انکشاف وظہور۔ اصل کام تو اللہ تعالیٰ کا ہے جو ہر چیز کے موجد ہیں۔ علماء نے کہا ہے کہ موجودہ زمانے کی سائنس سے قرآن کی تائید ہو رہی ہے پہلے جب کہا جاتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج آسمانوں کی طرف گئے تو یہ فلاسفر مذاق اڑاتے تھے مگر جدید سائنس نے ثابت کر دیا کہ انسان جب چاند ستاروں، زہرہ اور مریخ تک پہنچ سکتا ہے تو ایک نبی روحانی اور خدائی طاقت کے ذریعے آسمانوں سے بھی یقیناً اوپر جاسکتا ہے۔ جب کہا جاتا کہ عرش معلیٰ کی بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سن رہے تھے تو لوگ مذاق اڑاتے کہ مولوی کیسی بات کرتا ہے۔ مگر اب راکٹ میں سوار ہو کر فلکیات کے اونچے مقامات پر چاند پر جانے والے افراد کو زمین سے ہدایات دی جاتی ہیں۔

محترم بزرگو! علم ایک ایسی چیز ہے کہ جس کی اہمیت وحی متلو یعنی قرآن مجید سے واضح ہو جاتی ہے کہ اس کا سب سے پہلا لفظ اِقْرَاْ ہے یعنی پڑھ، اللہ تعالیٰ کا نام لیکر پڑھ کر۔ قرآن مجید میں وحدانیت کا مسئلہ بھی ہے، معاشیات کا مسئلہ بھی ہے اخلاقیات کا مسئلہ بھی ہے مگر اللہ تعالیٰ کا پہلا فرمان ہے: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (العلق: ۱) اور اسی علم کی وجہ سے طالوت کا انتخاب ہوا تو مخالفین نے کہا کہ یہ تو کم تر قبیلے والا ہے اور غریب ہے اس کو خلافت کیسے دی گئی ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَیْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ وَ اللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (البقرۃ: ۲۴۷) علم میں اللہ تعالیٰ نے انہیں وافر حصہ دیا تھا تو معلوم ہوا کہ مدارِ فضیلت اور مدارِ خلافت علم ہے بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ خداوند کریم ہمیں توفیق دے کہ ہم سب اپنی اجتماعی اور انفرادی زندگی علم حقیقی قرآن مجید کے مطابق کر دیں۔

محترم بھائیو اور بزرگو! اگر دین آگے آئے گا تو یقیناً ہر چیز مسخر ہو جائیگی، واقعات آپ کے سامنے ہیں دریائے نیل ہر سال خشک ہو جاتا تھا مسلمانوں نے قبضہ کیا تو دیکھا کہ ایسے موقع پر لوگ جاہلیت کی رسم کے مطابق ایک نوجوان خوب صورت عورت کو اچھے کپڑے پہنا کر دریا کی گہرائیوں میں ڈبو کر دیتے تھے جان کا نذرانہ پیش کرتے کہ دریا چڑھ جائے حاکم وقت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو فرمایا ہم تو اسلام کے ماتحت حکومت چلا رہے ہیں مجھے دیکھنا ہے کہ ایسا کرنا اسلام میں جائز ہے یا ناجائز، تو حضرت امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی کہ یہاں ایسا جاہلانہ رسم جاری ہے۔ حضرت عمر نے دریائے نیل کے نام ایک مختصر چٹھی لکھ کر بھیج دی لکھا کہ ان كنت تجری بامر اللّٰه فاجر والا فلا حاجة لنا اليك اگر اللہ کی مرضی سے چلتا ہے تو بہتے رہو ورنہ ہمیں کوئی حاجت نہیں چٹھی کو دریا میں

ڈالا گیا تو اسی وقت دریائے نیل میں طغیانی آگئی۔حضرت علاء حضرمی رضی اللہ عنہ صحابی ہیں فوج کے ساتھ ایسے علاقے میں پھنس گئے جہاں پانی نہ تھا۔لوگ پیاسے تھے وضوء کا انتظام نہیں تھا فرمایا تیمم کرکے نماز پڑھو اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کرو کہ یا اللہ! ہم آپ کی راہ میں دین کی اشاعت اور مضبوطی کے لیے لڑرہے ہیں، یا اللہ! ہمیں پانی عطا فرما۔اسی وقت زمین سے پانی کے چشمے ابل پڑے۔تو دین مخدوم ہے اور دنیا خادم ہے اس دین کے لیے اللہ اور اللہ کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ماننے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اگر اس کی پیروی کی جائے تو یقیناً یقیناً ہر چیز ہمارے لئے مسخر ہوگی۔

محترم بھائیو! ایک وقت وہ تھا کہ عوام دین کو چاہتے تھے مگر حکومت انگریزوں کی تھی وہ نہیں چاہتی تھی، ہندو نہیں چاہتے تھے کہ دین آجائے حکمران نہیں چاہتے تھے مگر اب تو اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ ہمارے جنرل ضیاء الحق صاحب اور حکومت کے دیگر زعماء اور لیڈر سب اپنی تقاریر کا آغاز بسم اللہ سے کرتے ہیں اور اسلام کا ذکر کرتے ہیں استحکام دین اور دین پر چلنے کی ہدایات دیتے ہیں کہ اجتماعی اور انفرادی زندگی میں دین کو اپنایا جائے ،تو فضا بہت سازگار ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہی آپ لوگ جو فضلاء ہیں اور جو طلباء ہیں اور منتظر ہیں آگے چل کر کرسیوں پر بیٹھیں گے ۔باگ ڈور سنبھالیں گے تو آپ لوگ دین سے آراستہ ہوکر دین کی بڑی خدمت کرسکیں گے اور اگر دین کی خدمت کریں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ پاکستان بھی مستحکم ہوگا۔تمہاری بات کا بھی وزن ہوگا اور اقوام عالم میں تمہاری قدر ہوگی ۔آخر میں یہ گناہ گار ایک بار پھر سب کا شکریہ ادا کرتا ہے جس کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں کہ مجھ جیسے بوڑھے بیمار گمنام شخص کو یہاں کھینچ لائے اور اتنے بڑے اعزاز سے نوازا　وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

دارالعلوم حقانیہ میں شکریہ کی تقریب

۲ نومبر ۱۹۷۸ء: حضرت شیخ الحدیث کے اعزازی ڈگری کی خبر سے دینی حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور گوشے گوشے سے مبارکباد کے پیغام آنے لگے کہ یہ صرف حضرت شیخ الحدیث کا نہیں بلکہ دارالعلوم دیوبند کے فضلاء بلکہ درس نظامی کے ہر فارغ التحصیل عالم کی علمی عظمت واہلیت کا اونچی سطح پر ایک اعتراف تھا۔ اس سلسلے میں ۲ر نومبر کو دارالحدیث میں طلباء واساتذہ دارالعلوم حقانیہ کا ایک اجلاس ہوا جس میں ایک طرف حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو مبارک باد دی گئی اور دوسری طرف ایک قرارداد کی شکل میں پشاور یونیورسٹی کے ارباب وبست وکشاد، وائس چانسلر اور سنڈیکیٹ کے تمام ممبران کو علوم دینیہ کی اس قدر شناسی پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور اسے دارالعلوم حقانیہ اور پشاور یونیورسٹی کے باہمی علمی روابط کے استحکام کا ذریعہ

قرار دیا گیا ۔اس موقع پر احقر کے علاوہ مولانا عبدالحلیم صاحب صدر المدرسین اور مولانا محمد علی صاحب اور دیگر اساتذہ دارالعلوم حقانیہ نے خطاب کیا۔اس تقریب میں دارالعلوم حقانیہ کے دورہ حدیث کے طالب علم مولانا سعید الرحمٰن نعمانی کو جو پچھلے سال ملک میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے امتحانات میں فرسٹ آئے ،مبارکباد دی گئی اور دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے گرانقدر کتابوں کا تحفہ بطور انعام دیا گیا۔

اجلاس مجلس شوریٰ

۲۹ نومبر: دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس جدید کتب خانہ کے شاندار ہال میں منعقد ہوا اجلاس کی صدارت ریٹائرڈ کرنل عبدالجبار خان صاحب مردان نے کی ۔اجلاس میں ملک بھر سے دارالعلوم حقانیہ کے ارکان شوریٰ نے شمولیت کی ۔تلاوت قرآن پاک کے بعد دارالعلوم حقانیہ کے بانی و شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ نے اپنی دعائیہ کلمات سے اجلاس کا افتتاح فرمایا۔آپ نے دارالعلوم حقانیہ سے وابستہ وفات پانے والے بعض اراکین معاونین اور علمی دنیا کے اہم دینی و علمی شخصیات کی وفات پر دعائے مغفرت کی اور تعزیت کیا گیا۔اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہٗ کی ضعف وعلالت کی وجہ سے احقر نے سالانہ کارگزاری مصارف اور مدات آمدنی وغیرہ پر مفصل رپورٹ پیش کیا جس کے مطابق دارالعلوم کو مختلف مدات سے چھ لاکھ اٹھاون ہزار اکیس روپے اکسٹھ پیسے (658021.61) کی آمدنی ہوئی جبکہ مختلف تعلیمی و تنظیمی اور تعمیری شعبوں پر پانچ لاکھ ترپن ہزار نوسو ننانوے روپے اڑتیس پیسے (553999.38) خرچ ہوئے۔

سال رواں کیلئے سات لاکھ ستر ہزار چھ سو اناسی روپے بتیس پیسے 770679.32) کا میزانیہ پیش کیا۔زیر نظر میزانیہ میں فنڈ کی رو سے اگرچہ دو لاکھ انتیس ہزار تین سو انتیس روپے 229329.29) کا خسارہ تھا۔مگر اجلاس نے توکلاً علی اللہ متوقع آمدنی کی رو سے میزانیہ کی منظوری دی ۔ارکان شوریٰ نے دارالعلوم حقانیہ کے ہر شعبہ کے بڑھتے ہوئے ترقیات پر خداوند تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا مجلس شوریٰ نے حضرت شیخ الحدیث صاحب کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دینے پر پشاور یونیورسٹی کے اس اقدام کو سراہا اور قابل تقلید قرار دیا۔اجلاس کئی گھنٹے جاری رہنے کے بعد دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

شیخ الحدیث کے آنکھوں کا معائنہ کیلئے سفر لاہور اور یہاں احقر کا سواد اعظم اہلسنت کی میٹنگ میں شرکت:

۴ نومبر ۱۹۷۸ء حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ آنکھوں کا معائنہ کرانے کے سلسلہ میں لاہور تشریف لے گئے جاتے ہوئے راولپنڈی کے سی ایم ایچ میں آپ نے مولانا مفتی محمود کی عیادت کی اور کچھ دیر ان کے ساتھ رہے ۔دوسرے دن لاہور میں ڈاکٹر راجہ ممتاز صاحب اور دوسرے ڈاکٹر صاحب

نے آنکھوں کا معائنہ کیا۔تیسرے دن آپ لاہور سے واپس آگئے ۔لاہور میں آپ کا قیام جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد میں رہا۔امیر انجمن خدام الدین مولانا عبید اللہ انور مدظلہ اور دیگر حضرات آپ کی عیادت وزیارت کے لئے تشریف لائے ۔احقر بھی آپ کے ہمراہ تھے ۔قیام لاہور کے دوران میں نے جامعہ اشرفیہ میں شہر لاہور کے سواد اعظم اہل سنت والجماعت کے ایک میٹنگ میں مختصر خطاب بھی کیا جس میں شہر لاہور کے خطباء وائمہ موجود تھے ۔

قبائل وامور کشمیر کے وزیر کی آمد

وفاقی وزیر امور کشمیر وقبائل الحاج فقیر محمد خان صاحب دارالعلوم تشریف لائے آپ نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات کی اور بعدا ز نماز جمعہ دارالعلوم کی مسجد قدیم میں ایک اجتماع میں موجودہ حالات پر خطاب بھی فرمایا انہوں نے قیام دارالعلوم کے دوران دارالعلوم کا تفصیلی معائنہ بھی فرمایا۔

رائیونڈ کے سالانہ اجتماع کی آخری نشست میں شرکت

احقر نے رائے ونڈ کے سالانہ تبلیغی اجتماع کی آخری نشست میں شرکت کی اور اس موقع پر امیر تبلیغ حضرت مولانا انعام الحسن صاحب اور دیگر اکابر سے بھی ملاقات کی ۔اس سفر میں جناب محمد رازق صاحب شیدوا ورجناب محمد اسلم صاحب جہانگیرہ بھی میرے ہمراہ تھے ۔

معروف ادیب پروفیسر ایوب قادری کی حقانیہ آمد

مشہور ادیب ومصنف پروفیسر محمد ایوب قادری کراچی دارالعلوم تشریف لائے اور تقریباً سارا دن میرے ساتھ رہے آپ نے دارالعلوم کے کتب خانہ میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا اور دارالعلوم کو دیکھ کر بے حد محظوظ ہوئے ۔

وزیر دفاع میر علی احمد تالپور کی آمد

۲۸ نومبر: وفاقی وزیر دفاع جناب میر علی تالپور صاحب اپنے دورۂ پشاور کے دوران حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی عیادت اور زیارت کیلئے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے احقر نے آپ کو دارالعلوم کے تعمیرات اور مختلف شعبوں کا معائنہ کرایا اس کے بعد آپ نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے ملک کے موجود حالات اور حکومت کے عزائم پر روشنی ڈالی ،آپ نے اہل علم کے مقام ومرتبہ کو سراہتے ہوئے کہا کہ وزارتیں اور صدارتیں اس مقام کے سامنے ہیچ ہیں اور میں حق اور نیکی کے ساتھ ہمیشہ ساتھ دیتا رہا ہوں اب بھی اگر ایسا کرسکوں تو بہتر ہے تا کہ باطل اور بدی کے مقابلہ میں پیش پیش رہوں گا۔تالپور صاحب نے اپنی تقریر میں قومی اسمبلی میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کے کردار کو سراہا اپنے تحریری تاثرات میں آپ نے لکھا۔

"یہ فقیر علی احمد تالپور آج حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ کی عیادت پرسی کے لئے حاضر ہوا اور مدرسہ عالیہ کی عظیم الشان عمارت اور طلباء کی رہائش کا عظیم منصوبہ دیکھا جو دین حق کی سربلندی کیلئے جاری ہے اور میں اپنی زندگی کے وہ ایام بہترین ایام سمجھتا ہوں جب میں قومی اسمبلی میں ایک غاصبانہ قوت کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ کی رہنمائی میں مقابلہ کر رہا تھا۔ خداوند کریم اس صدقۂ جاریہ کو قائم ودائم رکھے اور دین اسلام کی اور پوری انسانی ذات کی بہترین خدمت کی توفیق سے نوازے گا" اس سے قبل استقبالیہ کلمات میں احقر نے وزیر کا خیر مقدم کیا اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ نے بھی وزارت دفاع کے منصب کیلئے تالپور صاحب کے انتخاب پر صدر مملکت کی تحسین کی۔ وزیر دفاع نے دارالعلوم کے شعبۂ موتمر المصنفین کی مطبوعات میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا بالخصوص میری نئی کتاب اسلام اور عصر حاضر کا مطالعہ کے بعد تاثرات کا بھی ذکر کیا۔

مولانا مفتی محمود صاحب کی طویل علالت کے بعد آمد شیخ الحدیث کی عیادت اور مفصل خطاب

۱۵ دسمبر: پاکستان قومی اتحاد کے صدر اور جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماء مولانا مفتی محمود صاحب تقریباً ۳ ماہ سی ایم ایچ راولپنڈی میں زیر علاج رہنے کے بعد آج شام دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پہنچے اٹک پل پر مولانا سمیع الحق نے علاقہ کے معززین کے ساتھ ان کا استقبال کیا مولانا مدظلہٗ نے یہاں پہنچ کر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے گھنٹہ بھر انکے ساتھ رہے۔ آپ نے رات کا عشائیہ میاں حضران شاہ صاحب کے گھر کھایا جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی نماز عشاء کے بعد دارالحدیث ہال میں جو طلبہ علماء اساتذہ اور معززین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حضرت مفتی صاحب نے اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں اقدامات اور اسلامی حدود وتعزیرات کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ تک نہایت عالمانہ خطاب فرمایا۔

الحاج شیر افضل خان اور مولانا محمد علی کی عیادت اور ارباب سکندر خلیل سے تعزیت

۱۶ دسمبر: مولانا مفتی محمود صاحب نے جناب الحاج شیر افضل بدرشتی رکن دارالعلوم کی عیادت کی اس کے بعد احقر بھی آپ کے ساتھ سابق گورنر جناب ارباب سکندر خان خلیل کے ہاں تہکال بالا گئے اور ان کی والدہ مرحومہ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔ مولانا مفتی محمود صاحب خیبر ہسپتال پشاور میں دارالعلوم حقانیہ کے زیر علاج بزرگ استاد مولانا محمد علی صاحب سواتی مدظلہ کی عیادت بھی فرمائی اور کچھ دیر ان کے ساتھ رہے۔ مولانا محمد علی صاحب عارضہ قلب کی وجہ سے اس ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

ناظم مولانا گل رحمٰن کی حج سے واپسی مولانا تقی عثمانی اور مولانا عبدالباقی کی آمد

۱۷؍دسمبر: ناظم کتب خانہ دارالعلوم مولانا گل رحمٰن صاحب سفر حج وزیارت سے بخیریت واپس تشریف لائے

۲۵؍دسمبر: احقر نے پشاور میں مولانا محمد ایوب جان بنوری کے برادر محترم جناب یعقوب جان بادشاہ کی نماز جنازہ میں شرکت کیا۔

۲۹؍دسمبر: رکن اسلامی مشاورتی کونسل مولانا محمد تقی عثمانی صاحب دارالعلوم تشریف لائے۔ نماز جمعہ کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی عیادت فرمائی۔ دن بھر میرے ساتھ رہے اور رات کو اسلام آباد واپس تشریف لے گئے۔

۳۱ دسمبر: مولانا عبدالباقی سابق وزیر اوقاف سرحد دارالعلوم آئے اور شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات کی۔

شاہ ولی اللہ اور مولانا نانوتوی کی تالیفات کے موضوع پر مولانا عبدالحق ربانی کا حقانیہ میں خطاب

یکم جنوری ۱۹۷۹ء: ادارۂ تحقیقات اسلامی پاکستان اسلام آباد کے ڈائرکٹر جناب ڈاکٹر عبدالوحد اور حضرت مولانا عبدالحق ربانی میرپور خاص دارالعلوم کے معائنہ اور شیخ الحدیث مدظلہ کی ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ مولانا عبدالحق ربانی دارالعلوم دیوبند کے زمانۂ طالب العلمی میں شیخ الحدیث مدظلہ کے رفیق رہے۔ آپ مولانا عبیداللہ سندھی سے بھی استفادہ کر چکے ہیں نماز ظہر کے بعد دارالحدیث میں طلبہ سے ہردو حضرات نے خطاب بھی فرمایا مولانا ربانی صاحب موصوف کا موضوع خطاب حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی کی تصانیف اور علوم رہا، آپ نے طلبہ اور اہل علم پر زور دیا کہ ان حضرات کی تصانیف اور علوم سے گہرا شغف پیدا کریں۔

۲؍جنوری: دارالعلوم کے دو سابق فارغ التحصیل حضرات مولانا حسین بادشاہ وزیرستانی مولانا نجم الدین وزیرستانی کی دستاربندی دارالحدیث میں اساتذہ نے فرمائی۔

۶؍جنوری: دارالعلوم کے سہ ماہی تقریری وتحریری امتحانات شروع ہوئے جو ہفتہ بھر جاری رہے۔

وفاق المدارس اور جمعیۃ العلماء اسلام کی مجالس شوریٰ میں شرکت

۶؍جنوری: لاہور وفاق المدارس العربیہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں دارالعلوم حقانیہ کی نمائندگی احقر نے کی۔

۷؍جنوری: احقر نے لاہور میں جمعیۃ العلماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ میں شرکت کی۔

۹؍جنوری: میں احقر میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی آنکھوں کے اپریشن کے سلسلہ

میں لاہور سے کراچی روانہ ہوا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کا سفر کراچی اور آپریشن

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ کی طویل علالت جو کسی سے مخفی نہیں۔ شوگر عارضہ قلب کے علاوہ آنکھوں کی تکلیف اور بینائی کی روزافزوں کمی کے پیش نظر کئی حضرات کے اصرار اور مشوروں سے حضرت مدظلہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۹ء کو بذریعہ طیارہ کراچی تشریف لے گئے، احقر انتظامات کے سلسلے میں پہلے سے وہاں موجود تھا ہوئی اڈہ پر کراچی کے علماء ارباب مدارس اور حضرت کے معتقدین موجود تھے۔ ابتداءً آپکو جناح ہسپتال کے شعبہ امراض قلب میں رکھا گیا۔ جہاں کے انتظامیہ ڈاکٹر حضرات بالخصوص ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ڈاکٹر سرجن رحمان صاحب حضرت کی ہر ممکن آرام وراحت اور علاج وغیرہ میں پیش پیش رہے۔ اس دوران مشہور ماہر امراض چشم جناب ڈاکٹر پروفیسر ٹی ایچ کرمانی صاحب (جنہوں نے حضرت کی آنکھوں کا علاج کرا تھا) نے امریکہ کے مہمان ڈاکٹر کیلفورنیا یونیورسٹی کے پروفیسر اوملی کیساتھ مل کر حضرت مدظلہ کی آنکھوں کا تفصیلی معائنہ کیا اور اپریشن کو بینائی کی بحالی کیلئے مفید قرار دیا۔ اسکے بعد ڈاکٹر کرمانی صاحب کے خواہش پر ۱۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو شعبہ امراض قلب سے جناح ہسپتال کے اسپیشل وارڈ کے وی آئی پی روم نمبرا میں منتقل کر دیا گیا۔

۲۱ جنوری: جناح ہسپتال میں ڈاکٹر کرمانی صاحب نے حضرت کی بائیں آنکھ کا آپریشن کیا اس وقت مرض قلب کے سرجن رحمان صاحب جناح ہسپتال کے ڈاکٹر جنرل جناب قریشی صاحب وغیرہ بھی ازراہ محبت، عقیدت وتعلق آخر تک موجود رہے۔ شوگر کے کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے آنکھ سے پٹی کھولنے میں کافی دن لگ گئے۔ اب آنکھ کا زخم مندمل ہو چکا ہے مگر بینائی میں بتدریج افاقہ ہو رہا ہے۔ تاحال خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوئے، مگر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ڈاکٹروں کو کافی حد تک فائدہ کی توقع ہے۔ حضرت کی دائیں آنکھ کا اس سے قبل دو دفعہ پشاور اور راولپنڈی میں آپریشن ہو چکا ہے مگر وہ بے کار ہو چکی ہے۔ حضرت کے معالج اس آنکھ کا بھی ایک بار پھر اپریشن کرنا چاہتے ہیں۔ اسی اثناء میں جناح ہسپتال کے ڈاکٹر شفقت صاحب مسز زہرہ صاحبہ اور ڈاکٹر عبدالصمد سرجن رحمان اور باقی حضرات دیگر عوارض کے علاج معالجہ میں نہایت محبت اور دلی تعلق کے ساتھ مصروف رہیں اور ہسپتال کا پورا عملہ اور انتظامیہ حضرت کی خاطر مدارات کو ایک سعادت سمجھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمادے۔ اہلیان کراچی نے بھی حضرت مدظلہ کے قیام کراچی کو غنیمت سمجھ لیا ہے اور ہر وقت علماء، صلحاء، دانشور، جدید تعلیم یافتہ طبقہ، طلباء ومدارس عربیہ، مشائخ کرام، فضلاء کرام دارالعلوم حقانیہ، دیندار مسلمان، سیاسی زعماء، وزراء عمائدین ملک کا حضرت کی

زیارت کیلئے تانتا لگا رہتا ہے نہ صرف کراچی بلکہ اندرون سندھ کے دوردراز سے بھی حضرت کے عقیدت مند زمانہ دیوبند کے تلامذہ زیارت وعیادت کیلئے آتے رہتے ہیں میرے علاوہ، مولانا انوارالحق اور شفیق الرحمٰن الرحمٰن فاروقی بھی ساتھ ہیں۔

اب حضرت کے دوسرے فرزندان پروفیسر محمود الحق حقانی، جناب اظہار الحق صاحب بھی کراچی پہنچ چکے ہیں۔ کراچی میں مقیم دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کرام بھی حضرت کی خدمت میں پیش پیش ہیں اللہ تعالیٰ سب کو اجر جزیل عطا فرمادے یہاں کے اہم اخبارات بالخصوص روزنامہ جنگ اور روزنامہ جسارت بھی شکریہ کے مستحق ہیں جو حضرت کی رفتار صحت اور دیگر تفصیلات برابر شائع کرتے رہتے ہیں۔ وفاقی وزراء میں وزیر بلدیات جناب محمد زمان خان اچکزئی، جناب پروفیسر غفور احمد صاحب، وزیر پیداوار جناب محمود اعظم فاروقی صاحب وزیر اطلاعات جناب الحاج صبح صادق کھوسو، وزیر صحت جناب فداء محمد خان صاحب اور وزیر تعمیرات بھی ہسپتال آئے اور حضرت کی عیادت کی۔

کراچی میں احقر کی دعوتی وتبلیغی کی سرگرمیاں

کراچی میں بحمداللہ فضلاء کرام دارالعلوم حقانیہ کی ایک بڑی تعداد درس وتدریس امامت وخطابت، دعوت وتبلیغ اور اہتمام وانتظام مدارس ومعاہد میں مصروف ہیں ان حضرات نے اپنی عقیدت ومحبت تعلق کا ثبوت دیتے ہوئے مجھے اپنے تعلیمی اداروں، تنظیموں، استقبالی اور دعوتی پروگراموں میں شرکت کے مواقع سے نوازا جسکی مختصر رپورٹ یوں ہے۔

تنظیم فضلاء حقانیہ کراچی کا قیام

کراچی میں مقیم فضلاء دارالعلوم حقانیہ نے مسلک ومشرب کے تحفظ اور علمی ودینی کاموں میں باہمی ارتباط واستحکام کیلئے ایک اجتماع میں اپنی تنظیم قائم کی مولانا عزیزالرحمان صاحب حیدری میرپورخاص اور مولانا حسین احمد صاحب ہزاروی حقانی اس کام میں پیش پیش رہے، انتخابی عہدہ داران یہ ہے۔

۱: صدر مولانا حسین احمد حقانی بلدیہ ٹاؤن

۲: جنرل سیکرٹری مولانا عزیزالرحمٰن ادارہ فروغ عربی میرپورخاص وکیماڑی کراچی

۳: سیکرٹری مولانا عبدالوحید ہزاروی حقانی فرنٹیر کالونی

۴: نائب صدر مولانا قاری عبدالباعث جامعہ قدسیہ ناظم آباد۔

۵: خزانچی مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب، بہار کالونی

۶: ناظم نشرواشاعت مولانا روح الحق حقانی

قاری عبدالباعث حقانی کے ہاں اختتامی درس

۲۵ رجنوری بعد از نماز عشاء ناظم آباد کی جامع مسجد قدسیہ میں قرآن حکیم کا اختتامی درس دیا۔ یہاں کے خطیب مولانا قاری عبدالباعث صاحب فضلاء حقانیہ میں سے ہیں، آپ کافی عرصہ سے بعد از عشا قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔ آج اختتامی تقریب تھی بحمداللہ ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر اور درس دیا۔

حضرت مولانا زکریا فاضل دیوبند مولانا اسفندیار اور مولانا عبدالوحید حقانی کی طرف سے ترتیب دیئے گئے پروگراموں میں شرکت:

۲۶ جنوری: حضرت مولانا اسفندیار صاحب سواد اعظم اہل سنت کی دعوت پر ان کی جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ سے قبل بدعت و سنت کے موضوع پر خطاب ہوا اس کے بعد ۳ بجے آپ جمعیۃ الطلباء اسلام کراچی کی دعوت و انتظام پر محمود آباد کراچی گیا جہاں جمعیۃ کے کارکن بڑی تعداد میں موجود تھے۔ جہاں میں نے اسلام اور عصر حاضر کے تقاضے کے موضوع پر مختصر خطاب کیا اور جمعیۃ کی دعوتِ چائے میں شرکت کی، عشاء کے بعد فرنٹیر کالونی کی مسجد ربانی میں مولانا عبدالوحید صاحب حقانی کی دعوت پر اجتماع سے خطاب کیا۔ مولانا عبدالوحید صاحب جامعہ رحمانیہ لی مارکیٹ میں تدریس میں بھی مصروف ہیں اس اجتماع میں علاقہ کے علاوہ آس پاس سے بھی بڑے تعداد میں مشتاقین دین وعلماء آئے ہوئے تھے۔

۲۷ رجنوری: بعد از نماز عشاء جمعیۃ العلماء اسلام کراچی کے نڈر مجاہد اور سرگرم امیر حضرت مولانا زکریا صاحب فاضل دیوبند کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں شرکت کی، مولانا موصوف نے کراچی کے مدارس اور اہل علم کو بڑی تعداد میں مدعو کیا تھا مختصر خطاب بھی ہوا اور کافی دیر تک اہل علم کی پر رونق محفل رہی، مولانا زکریا صاحب پچھلی تحریک نظام مصطفی میں اس وقت کے مارشل لاء اور مشین گنوں کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہوئے ریڈ لائن کو پار کرنے کی جرأت پر پوری قوم سے لوہا منوا چکے ہیں۔

موصوف نے احقر کا نہایت شاندار کلمات سے خیر مقدم کیا اور میں نے اپنی تقریر میں ان کی جرأت مومنانہ کو حضرت مدنی رحمہ اللہ سے گہرے تعلق اور خٹک برادری کا فیض قرار دیا۔

مولانا حسین احمد مولانا مظفر الدین مولانا اقبال اور سہراب گوٹھ کے مکینوں کی شرکت

۲۸ رجنوری ۹۷ء: مولانا حسین احمد صاحب ناظم جمعیت العلماء اسلام بستی کی دعوت پر اعظم بستی کے ظہرانہ میں شرکت کی یہاں جمعیت العلماء اسلام کے کارکن جمع تھے، احقر نے پونے گھنٹہ تک خطاب کیا اور ایک حادثہ میں شہید ہونے والے جمعیۃ کے ایک سرگرم ایڈوکیٹ کارکن کی وفات پر اظہار تعزیت بھی کیا۔